سنہ ۱۳۰۹

…عبرۃ لاولی الالباب

[illegible]

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بنظر ثانی و تصحیح تمام جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد … جلد ۱۰۰۰

اسکو بھی مولوی صاحب نے باحسن الوجوہ قطع کردیا اس عرصہ مین شیر خدا مولوی اسمٰعیل صاحب شہید بھی وہان تشریف لے آئے اُسوقت اُن مخالفون نے ایک تیسری دلیل عرض کی تو مولوی عبدالحی صاحب نے اُن کی ہٹ دھرمی اور بیجا تعصب کو دیکھکر فرمایا کہ بھائیو جو قرآن وحدیث مین آیا ہے وہ ہم تمکو بتلا چکے اب تمکو اختیار ہے چاہو مانو یا نہ مانو اُسوقت سید صاحب نے اُن مخالفون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بھائیو میری طرف متوجہ ہو مین تمکو سمجھائے دیتا ہون اُن اندھون نے کہا کہ آپ صاحبزادے ہین اور علمی فقر ہے آپ کیسے سمجھاوینگے اس عرصے مین نماز عصر کی تکبیر ہوگئی اور بعد نماز کے وہ مخالف چُپ چاپ چلے گئے لیکن بعد تشریف بری سید صاحب کے وہ تینون طالب علم غضب الٰہی مین مبتلا ہوکر تھوڑے عرصے مین تباہ اور برباد ہوگئے تب مین نے جانا کہ بوجہ مقابلہ حق اور بے ادبی مرشد برحق کے اُنپر عذاب الٰہی نازل ہوا - توہی مؤلف لکھتے ہین کہ مولوی غلام جیلانی صاحب جو اکابر علما رام پور سے تھے سید صاحب سے بیعت کرکے ہرطرح کے فیض سے فیضیاب ہوے اور رام پور کی خلافت بھی سید صاحب نے اُنہین کو دی تھی جب مولوی غلام جیلانی صاحب پر نزع کی حالت پہونچی تو اُنہون نے آثار رحمت الٰہی کے دیکھکر مجمع عام مین فرمایا تھا کہ سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنا اسوقت میرے کام آگیا اور مین اپنی مراد کو پہونچگیا اور اس گفتگو کے تھوڑی دیر بعد مولوی غلام جیلانی صاحب کا انتقال ہوگیا

ولایتیون کی زبانی سکھونکا ظلم سنکر آپکا ارادہ جہاد سکھون پر کرنا

توہی مؤلف لکھتے ہین کہ جن ایام مین سید صاحب رامپور مین رونق افروز تھے کئی ولایتی افغان ... رام پور مین آ گئے اور اُنہون نے ایک بڑا دردانگیز قصہ سید صاحب کے روبرو اسطرح پر بیان کیا کہ ہم اپنے اثنا راہ ملک پنجاب مین ایک کنوئے پر پانی پینے کو گئے تھے ہمنے دیکھا کہ چند سکھنیان یعنی سکھون کی عورتین اُس کنوئے پر پانی بھر رہی ہین ہم لوگ دیسی زبان نہین جانتے تھے ہمنے اپنے ہونٹون پر ہاتھ رکھکر اُنکو اشارون سے بتلایا کہ ہم پیاسے ہین ہمکو پانی پلادو تب اُن عورتون نے ادھر اُدھر دیکھکر پشتو زبان مین ہم سے کہا کہ ہم مسلمان افغان زادیان فلانے ملک اور بستی کے رہنے والے ہین یہ سکھ لوگ ہمکو زبردستی پکڑلائے اور سکھنیان بناکر اپنی جوروئین کرلیا ہے - یہ سنکر ہمکو بہت رنج ہوا کہ مسلمان عورتین جبراً اسطرح سے کافر بنائی جاوین اے سید صاحب آپ ولی اللہ ہو کچھ ایسا فکر کرو کہ انکو اس کفر سے نجات ملے تب سید صاحب نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ مین عنقریب سکھون سے جہاد کرونگا - پھر توہی مؤلف لکھتا ہے کہ رام پور مین سید رفیع الدرجات نام ایک بڑا شاعر تھا ہمنے اُس سے کہا کہ ہمارا شجرہ نظم کردو تب اُسنے کہا کہ اگر آپ کسی اور کے مرید ہوتے تو مین آپکا شجرہ ضرور نظم کردیتا مگر آپ سید صاحب کے مرید ہو اسواسطے بلا حکم واجازت سید صاحب کے مین آپکا شجرہ نظم

خیال کرے کہ حق تبارک و تعالیٰ اُسکو جانتا اور دیکھتا ہے اور اپنے تئین خلوت اور جلوت بلکہ سارے حالتون
مین تنہا نہ جانے اور اُسکا خیال ایسا ہو جائے کہ گویا اُسکے ہمراہ ہر وقت ایک ایسا شخص موجود ہے جو علاقہ پدری
و علاقہ تربیت اور ولایت اور علاقہ سلطانی و آقائی و آبائی و استادی و پیری وغیرہ علاقہ محبت اُسکے ساتھ رکھتا ہے
اور بعض حرکت بیہودہ پر التفات نکرے بلکہ یہ یقینی ہمین نشین کرے کہ وہ شخص دیکھکر اور سنکر اطاعت مطیع کی اور
اخلاص مخلص کا قبول فرماتا ہے اور اُسپر تحسین و آفرین کرتا ہے اور قرب و وجاہت دنیا مین اور ثواب
جزیل عقبیٰ مین عطا فرماتا ہے اور گناہ گناہگار کے دیکھکر اُسپر لعنت اور نفرین کرتا ہے اور ذلت و خواری دنیا
مین اور عذاب شدید عقبیٰ مین کرتا ہے اور نکتہ گیری اور نکتہ نوازی اُسکی شان ہے اور ایسے عالم مقدر پر غالب آئے
کہ حال اُسکا مانند اُس شخص کے ہو جائے کہ جسکو کسی نے پکڑ کر دریا کے کنارے پر لٹکا رکھا ہے - پس جب وہ
شخص دریا کو دیکھتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ مین گرا اور غرق ہوا اور جب آسمان کو دیکھتا ہے تو وہان تک اپنا
پہنچنا محال نظر آتا ہے پس ثبات اور حیات اپنی سوا اُس شخص کے کہ جسنے اُسکو لٹکا رکھا ہے کسیکے ہاتھ مین
نہین دیکھتا ہے پس تہ دل سے جانتا ہے کہ جب تک وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوے ہے امواج بحر زخار اور گرداب قہر
مجھکو کچھ ضرر نہین پہنچا سکتی اور جب اُسنے میرا ہاتھ چھوڑا تو میرا ایک چیونٹی اور مکھی اور ایک چھوٹی سی چڑیا
اور ایک بالکا سا بچہ کا میری ہلاکت کے لئے کافی ہے - ہمیشہ اسیطرح بزرگان اس طریق نے سلاطین جبابرہ سے
باوجود قلت اپنے مددگارون کے کھلم کھلا مقابلہ کیا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا مقابلہ
فرعون جیسے زبردست بادشاہ سے مشہور ہے اور اس جزو زمان مین جب مقدمہ خادمان سید صاحب
عدالت انبالہ وغیرہ مین پیش ہوا تو وہ مسلمان ملزم بھی بلا خوف ایسی بہادری اور جرأت سے حاکم عدالت کو
جواب دیتے رہے کہ جنکو سنکر سامعین حواس باختہ ہوے جاتے تھے - پس جب مراقبہ عظمت کا سالک کو
پہنچ جاتا ہے تو توکل کی اصل اور روح اُسکے ہاتھ آجاتی ہے اور بعض بزرگ اس مقام پر پہنچکر اہل خدمات کے مقرر ہوجاتے ہین
یہانتک سلوک راہ نبوت اور سلوک راہ ولایت کا ایک لب لباب آپکی تعلیمات عجیبہ سے منتخب کرکے
لکھدیا ہے جسکو زیادہ شوق ہو وہ صراط المستقیم آپکے اصلی ملفوظات کا ملاحظہ کرے ۔

حصہ سوم

اب مین آپکی درویشانہ تعلیمات کو بیان کرنیکے بعد آپکی سپاہیانہ اور مجاہدانہ کارنامون کا ذکر شروع کرتا
ہون ناظرین نے اس سوانح کے شروع (صفحہ ۲) مین پڑھا ہوگا کہ اس فقیر بادشاہ نے سات برس پہلے جبکہ آپ
بمقام رامپور چند نو آمدہ ولائیتون کی زبانی کچھ مسلمان عورتون پر سکھون کی زبردستی کا ذکر سنکے اپنی مجرد بنا لینے

کا حال سنا تھا اسوقت بوجہ حمیت اسلامی اور دردِ ایمانی آپکا خون جوش مار رہا تھا اور آپ دل سے چاہتے تھے کہ کسیطرح مسلمانان پنجاب کو سکھوں کے ہاتھوں سے نجات حاصل ہو ۔ سب اسباب مہیا ہوئے یعنی جب کسی قدر مسلمان آپکے ساتھ سر بکف ہونے کو تیار ہو گئے تو آپ نے محض فی سبیل اللہ ایک زبردست قوم سکھوں سے جنسے اُسوقت سرکار انگریزی بھی دبتی تھی اُن سے جہاد کرنے اور مسلمانان پنجاب کے واسطے اپنی جان دینے کا ارادہ کیا اُسوقت آپکے ساتھ قریب بیش بارہ ہزار ہندوستانی کے جان نثار ہو گئے تھے جنہوں نے آپکے پسینے پر اپنا خون بہانے کا عہد واثق آپکے ساتھ کر لیا تھا ۔ سنہ ۱۲۴۱ ہجری کے شروع میں آپ براہ تھانیسر جائے ولادت جامع کتاب ہذا مالیر کوٹلہ ۔ سرہوٹ ۔ بہاولپور ۔ حیدرآباد سندھ ۔ شکارپور ۔ جاگن ۔ خان گڈھ ۔ درہ ڈھاڈر ۔ درہ بولن ۔ پشین ۔ قندھار ۔ کابل ۔ پھر براہ درہ خیبر داخل پنجاب ہو کر پشاور آئے اور پشاور سے ہشت نگر جاتے ملک یوسف زئی میں پہنچکر کچھ عرصہ تک بمقام خویشگی میں ٹھیرے پھر نوشہرہ کو تشریف لیگئے ۔ مؤرخوں نے جو آپکے ہمراہ رکاب تھے آپکے اس دور و دراز سفر کے ہر ایک مقام کا حال اور ہر ایک مقام پر ہزارہا خلقت کا آپکے ہاتھ پر بیعت کر کے آپکی اطاعت کرنا بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن جنگی اقوام میں سے جو آپکی راہ میں پڑی تھیں لاکھوں خلقت آپکے ساتھ سر دینے کو تیار ہو گئی تھی ۔ جب آپ اس ملک یوسف زئی میں پہنچے تو تمام ملک کے مرد اور عورت مثل پروانہ کے آپ پر فدا ہونے لگے جس شتر پر آپ سوار ہو کر وہاں پہنچے تھے ہزارہا عورتیں اُسکے زین پوش کے جھالر کے تار تبرکاً لیگئیں اور جب تار باقی نرہے تو اُس اونٹ کی پشم کے بال تبرکاً خلائق لیگئے اور کوئی اونٹ کے پاؤں کے نیچے کی خاک اپنے سر اور آنکھوں کو ملتا تھا ۔ پہلا مقام ہشت نگر میں ہوا جہاں تین تین غازیوں میں ایک ایک ٹکا ملوٹھ غلہ ملیدہ سد تقسیم ہوا ۔ باوجود اس عسرت کے پھر بھی ہر شخص نہایت شادان و فرحان تھا سید صاحب باعلانیہ سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ کھانے پینے کی نسبت کچھ تشویش اور فکر نکرو وہ پیدا کرنیوالا انشاء اللہ غیب سے تمکو برابر روزی پہنچائیگا ۔ بوقت شب اشعار مقرر ہو کر ہر ایک سردار کو اس سے اطلاع دیگئی سب غازی بلا امتیاز مراتب مثل پروانہ آپکے گرد اگرد بستر کر کے سو رہے بوقت تہجد سارے لشکر نے اٹھکر نماز پڑھی اور حضرت کی دعا میں شریک ہوئے بعد طلوع آفتاب سردار سید محمد خان برادر خورد امیر دوست محمد خان بہت سے آدمیوں کے ساتھ آپکی بیعت سے مشرف ہوا ؛

جب آپکے ارادے اور جمعیت لشکر کی خبر دربار لاہور کو پہنچی تو سردار بدھ سنگھ مع دس ہزار لشکر کے آپکے مقابلہ کے واسطے بھیجا گیا ۔ اس سردار نے بمقام اکوڑہ نوشہرہ سے بقدر سات آٹھ کوس کے ہے اپنا لشکرگاہ کیا ۔ لشکر مجاہدین اور لشکر سکھوں کے بیچ میں دریائے لنڈہ حائل تھا ؛

سید صاحب نے جدال و قتال شروع کرنے سے پہلے ایک اعلام نامہ تحریری دربار لاہور کو حسب قاعدہ شریعت
اس مضمون کا بھیجا کہ (۱) یا تو تم اسلام قبول کرو اسوقت ہمارے برابر ہو جاؤ گے اور ہم بجائے جنگ و جدال
کے ہر طرح سے تمہاری اعانت کرینگے جبراً کسی کو داخل اسلام کرنیکا حکم نہیں ہے اگر خوشی خود تمکو اسلام منظور نہ
ہو تو (۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تم اپنے دین و مذہب پر قائم رہکر ہماری اطاعت اختیار کر کے جزیہ دینا قبول کرو
اس حالت میں بھی جبتک کہ تم مطیع رہوگے ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت مثل اپنے جان و مال کے
کرینگے (۳) اور اگر یہ دونوں امر مذکورہ بالا تمکو منظور نہوں تو پھر جنگ کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ اور یہ بھی یاد رکھو
کہ گو ہم اسوقت تعداد میں تھوڑے ہیں مگر ملک یاغستان اور سارا ہندوستان راہ خدا میں جان دینے کو
تیار ہے۔ اور ہم لوگ موت شہادت کو ایسا دوست رکھتے ہیں جیسے تم شراب کو۔ دربار لاہور نے براہ نخوت
اس اعلام کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ قاصد آورندہ اعلام نامہ کو دربار سے نکلوا دیا۔ اس سبب سے اب جنگ کی
تیاری شروع ہوئی ؛

سردار بدھ سنگھ نے شمشیر نامی ایک مسلمان کو بطمع زر ایا جاسوس مقرر کر کے سید صاحب کے
لشکر میں واسطے جاسوسی اور لانے خبروں کے بھیجا۔ قندھاریوں کی ایک جماعت نے جو قریب دو سو
آدمی کے آپکے لشکر میں تھی اُس جاسوس کو گرفتار کر کے سید صاحب کے حضور میں حاضر کیا۔ جب سید
صاحب نے بوقت شب تنہائی میں اُسکو بلا کر پوچھا تو اُس نے صاف صاف کہدیا کہ مجھکو سردار بدھ سنگھ نے
جاسوس مقرر کر کے بھیجا ہے مگر اب میں اپنی بُری نیت سے تائب ہو کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں
اور اسوقت سے بجائے جاسوسی لشکر اسلام کے میں لشکر کفار کی خبریں حضور میں لایا کرونگا۔ چونکہ آپکے مزاج
میں رحم بھرا ہوا تھا آپنے اُسکو معاف کر کے معرفت اللہ بخش خان جمعدار کے بوقت شب طرف لشکر سردار
بدھ سنگھ کے صحیح سلامت واپس بھجوا دیا۔ دوسرے دن صبح کو امیر خان سردار قوم خٹک رئیس اکوڑہ
سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا پہلے اُس نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی پھر عرض کیا کہ خواص خان
پسر فیروز خان میرا بھتیجا جو مدت سے مجھ سے مخالف ہے سردار بدھ سنگھ کو ترغیب دیکر چڑھا لایا ہے
سردار مذکور اکوڑہ میں مقیم ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ ملک سمہ میں آکر لشکر اسلام سے جدال و قتال شروع کرے
سو سردار بدھ سنگھ کا ملک سمہ میں گھس آنا خوب نہیں ہے بلکہ مصلحت وقت یہ ہے کہ اگر بندگان عالی کے
نزدیک مناسب ہو تو لشکر اسلام پیش قدمی کر کے دریائے لنڈہ سے پار اُتر کر اُسکے آگے بڑھنے کو مانع ہو۔ اس
مصلحت کو سید صاحب نے پسند کر کے ہشت نگر سے کوچ کیا اور موضع خویشگی میں جو جانب اکوڑہ ہے
قیام فرمایا۔ لیکن خویشگی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا وہاں ایک دو وقت کی رسد کا بہم پہنچنا بھی دشوار تھا۔ یہاں

بسبب نہ ملنے رسد کے اُس شام کو نوبت فاقہ لشکر کی پہونچگئی تب آپنے بفضل الٰہی پر بھروسا کرکے واسطے پہونچانے روزی
مومنین کے جناب باری مین دعا کی دعا کو ختم ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ بوقت اذان عشا کے ایک اجنبی
آدمی نے سید صاحب کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ ایک کشتی آٹے سے بھری ہوئی کنارہ دریا پہ موجود ہے
آپ اپنے آدمی بھیجکر آٹے کو منگوا لیجئے - آپنے چند آدمی آٹا لانیکے واسطے بھیجدئے اور بقیہ آدمیون کے ساتھ
نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھی - قریب پندرہ من پختہ آٹا کشتی سے آیا سید صاحب نے اُس آٹے مین سے تھوڑا
سا آٹا اٹھا کر دعاء برکت کرکے پھر اُس آٹے کو انبار آرد مین ڈال دیا اور تقسیم کرنیکا حکم دیا - گو بمقابلہ ایسے لشکر کثیر
کے آٹا بہت کم تھا مگر بہ برکت دعا حضرت کے سارے لشکر کو بقدر حاجت پہنچ گیا سبنے خوب سیر ہوکر کھایا ؎

اسوقت آپکا لشکر آٹھ جماعتون یا پلٹنون مین منقسم تھا - جماعت اول خاص حضرت امیر المومنین
کی تھی جسکے نائب سردار مولوی محمد یوسف پھلتی تھے اور یہ جماعت ہمیشہ رئٹ ونگ یعنی لشکر کا میمنہ ہاکرتی
تھی - جماعت دوم مولانا محمد اسمٰعیل کی تھی یہ جماعت ہمیشہ اڈوانس گارڈ یعنی مقدمۃ الجیش رہتی تھی
جماعت سوم سید محمد یعقوب کی تھی کہ نائب سردار اس جماعت کے شیخ بدھن تھے اور یہ جماعت ہمیشہ
لفٹ ونگ یعنی لشکر کا میسرہ رہتی تھی - جماعت چہارم الٰہ بخش خانصاحب کی تھی یہ جماعت ہمیشہ
ریر گارڈ یعنی ساقۃ العسکر رہتی تھی - پانچوین جماعت کے سردار ملا لال محمد قندہاری تھے - چھٹی جماعت
کے سردار ملا قطب الدین ننگرہاری - ساتوین جماعت کے سردار میرزا احمد بیگ پنجابی - آٹھوین جماعت
کے سردار جعفر خان قندہاری - یہہ چارون جماعتین آخر الذکر قلب لشکر مین تعینات رہتی تھین - ان
جماعتون کے سوا ایک گروہ مجاہدین بطور ڈپو یعنی فاضل متعین لشکر کا رہتا تھا جنکا کام خیمے کھڑے کرنا
اور اور متفرق کام تھے - سید صاحب مع وزرا بخود قلب لشکر مین چلا کرتے تھے - خویشگی سے کوچ
کرکے لشکر نوشہرہ مین پہنچا بعد پہنچنے لشکر اسلام کے نوشہرہ مین جاسوسون نے یہ خبر حضور مین پہنچائی کہ
سردار بدھ سنگھ مع لشکر کفار اکوڑہ مین داخل ہوگیا اور لشکر اسلام پر حملہ کی تیاریان کر رہا ہے - اُسوقت
سید صاحب نے حکم دیا کہ کوئی آدمی کمر نہ کھولے بلکہ ہر شخص مسلح رہے اور قبل از غروب آفتاب ہر آدمی اپنے
کھانے پینے سے فارغ ہوجاوے - بوقت ظہر سید صاحب نے اپنے مشیرون سے مشورہ کرکے سب جماعتون
مین سے جوان اور تندرست اور چست چالاک اور شجاع آدمیون کو منتخب کرکے ایک سریہ تیار کیا - الٰہ بخش
جمعدار کو اس سریہ کا امیر مقرر کرکے اپنی دستار مبارک اُنکے سر پر بندھوادی اور فرمایا کہ تم تھوڑے سے آدمیون
کو بطور طلایہ ساتھ لیکر دریا سے عبور کرکے اُس کنارہ دریا پر قیام گاہ مقرر کرو چنانچہ جمعدار مذکور بعد عبور قیام
گاہ لشکر مقرر کرکے پھر نوشہرہ کو لوٹ آیا اور لشکر آہستہ آہستہ پار اُترنے لگا - جب سب آدمی سریہ کے جو